نوحہ پاک (کلام: محسنؔ نقوی شہیدؒ)

ضعیف بہنوں کو آسرا دے جوان بیٹے کی لاش اُٹھائے
حسینؑ کس کس کے درد بانٹے حسینؑ کس کس کے کام آئے

سُلا کے اصغرؑ کو بھائی اکبرؑ کے پاس شبیرؑ کہہ رہے ہیں
جَوان بیٹا خیال رکھنا کہیں یہ معصومؑ ڈَر نہ جائے

صدا یہ بے نواؑ کے لَب پر سُنو یہ حُجت ہے میری سَب پر
ہے کوئی جو بعد میرے لوگو میری بہن کی رِدا بچائے

ہے آج بھی کربلا کی دھرتی تو اپنی ہستی پہ فخر کرتی
جہاں میں کوئی حسینؑ مولا سا مجھ پہ سجدہ تو کر دکھائے

ہے اس لیے بڑھ کے شاہِ دیںؑ نے یزیدیت کو ہی روند ڈالا
کہ تادمِ حشر کوئی دوبارہ بیعت نہ مانگ پائے

گُزر چکا کربلا کا محشر ہُوا ہے محسوس پھر بھی اکثر
دُکھی ماںؑ اصغرؑ کو ڈھونڈتی ہے کِسی کا بَچہ جو مسکرائے

اُداس جنگل میں شام آخر حُسینؑ کہتے تھے رو کے محُسنؔ
جو دوسروں میں چراغ بانٹے وہ اپنے گھر کا دِیا بُجھائے